لفظ شیطان کی تحقیق

مؤلف

مولوی محمد ارشاد علی

حیدرآباد

تفصیلات طباعت

نام کتاب	لفظ شیطان کی تحقیق
مؤلف	محمد ارشاد علی مولوی عالم (نظامیہ)
صفحات	۱۰
اشاعت	جون ۲۰۱۸
قیمت	مُفت
اہتمام	صاحبزادہ محمد طاہر علی
ای میل	islahitohfa@gmail.com

مزید موضوعات

https://islahitohfa.com

بِسْمِ ٱللَّٰهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

لفظ شیطان کی تحقیق

شیطان لغت میں شَطَن سے ہے۔

۱) شَطَنَ – یَشْطُنُ = شَطْنًا = راہ حق سے بھٹکنا یا شَطَّ سے ہے۔

۲) شَطَّ – یَشُطُّ = شَطًّا = دور ہونا – یا پھر شَاطَ سے ہے۔

۳) شَاطَ – یَشُوْطُ = شَوِیْطًا = جلنا یا پھر

۴) شَاطَ – یَشِیْطُ – شَیْطًا و شَیاطَۃً = جلنا یا پھر

۵) اَشَاطَ – یُشِیْطُ – اِشَاطَتًا = جلانا، ہلاک کرنا

٦) اسطرح لغت میں شیطان، ہر نافرمان و سرکش کو کہتے ہیں خواہ انسان سے ہو یا جِن سے یا جانور سے ہو۔

۷) اللہ تعالیٰ نے اسکو اِبْلیس کا نام بھی دیا ہے۔ جسکے معنی ناامید ہونیکے ہیں یہہ اَبْلَسَ سے ہے۔

اَبْلَسَ – یُبْلِسُ – اِبْلِیْساً = ناامید ہونا۔ مایوس ہونا۔ خاموش ہو جانا

اِبْلِیْسٌ اسم فاعل – اسکا نام ابلیس اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ نے اسکو ہر چیز سے مایوس کر دیا۔

۸) اللہ نے شیطان کو غرور کا نام بھی دیا ہے سورہ [الحدید: ۱۴]

﴿ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴾ اور خدا کے بارے میں تم کو (شیطان) دغا باز دغا دیتا رہا۔

غَرَّ — یَغُرُّ — غُرُوْراً = دھوکہ دینا ، غُرُوْرٌ دھوکہ کی چیز۔
غُرُوْرٌ بہت دھوکہ دینے والا ، اَلْغَرُور شیطان اسم فاعل۔
﴿ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾[الحدید: ۲۰]اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔

۹) شیطان ،جِنّات کی جنس سے ہے۔اسکی پیدائش آدم علیہ السلام سے پہلے ہوئی۔ اسکو اللہ نے "لُو" والی آگ سے پیدا کیا۔ شیطان کی ذریت (یعنی نسل اور اولاد) بھی آدمؑ کی طرح قیامت تک چلیگی۔
﴿وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ﴾[الحجر: ۲۷]اور جنوں کو اس سے بھی پہلے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا۔
جِنّ کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ سورہ رحمٰن میں جنات کی تخلیق ﴿مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ﴾ (الرحمٰن: ۱۵) سے بتلائی گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک حدیث میں یہ کہا گیا ہے «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانّ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وَصَفَ لَكُمْ» (كتاب الزهد، باب في أحاديث متفرقة)اس اعتبار سے لو والی آگ یا آگ کے شعلے کا ایک ہی مطلب ہوگا۔

۱۰) شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں۔(۱) ایک وہ ہے جس کی نسل چرند و پرند کی طرح انڈے بچوں سے پھیلتی ہے۔(۲) دوسری قسم وہ ہے جسکی اولاد انسانوں کی طرح پیدا ہوتی ہے۔ ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ﴾ [الرحمٰن: ۷۴] ان کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔

۱۱) شیطان بھی مرتے ہیں۔

۱۲) شیطان کی غذا ہر وہ چیز ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ ہڈی اور گوبر، شیطان کی غذا ہے۔ ہر نجس اور حرام چیز اسکا شربت ہے اور وہ بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

۱۳) شیطان کے رہنے کی جگہ، حمام، بیت الخلاء، غیر آباد مقام، صحرا، گھنے جنگل، چٹیل میدان، غار، پہاڑ، سوراخ، بل، قبرستان، بازاروں میں شیطانوں کی حکمرانی ہوتی ہے۔ شیطان، دھوپ اور سایے کے درمیان بیٹھنا پسند کرتا ہے۔

۱۴) شیطان اپنا تخت و تاج پانی پر سجاتا ہے پھر وہی سے دوسرے شیاطین کو لوگوں کو بھٹکانے کیلیئے روانہ کرتا ہے۔

۱۵) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ کو سجدہ تعظیمی کرنے کا حکم دیا یہ حکم فرشتوں کو تھا ان میں جنات بھی علی السبل تغلیب داخل ہیں۔ ابلیس حسد اور تکبر کی وجہ سے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ ﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ﴾ [البقرة: ۳۴] اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔ ابلیس آدم علیہ السلام کی عظمت سے حسد کیا اور یہ پہلا حسد ہے کہ وہ اپنی ناری مخلوق ہونے پر غرور کیا۔ اسکی وجہ سے ابلیس ملعون اور رانده (نکالا

ہوا) ہو گیا۔ پھر اسکے بعد اپنی بے عزّتی اور ذلّت کا بدلہ لینے میں اللہ سے مہلت مانگی اور اللہ نے اسکو قیامت تک مہلت دیدی۔

١٦) ورغلانے ، بہکانے اور وسوسہ ڈالنے میں اللہ کی حکمت۔ تاکہ اللہ تعالیٰ بندوں کا امتحان لے سکے کہ کون بہکاوے میں آتا ہے اور کون نہیں آتا۔ ﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ [الملک : ٢] اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

١٧) شیطان کا عزم، انسان کو توحید سے بھڑکانے کیلئے ہے۔ شیطان نے عزم کیا ہے کہ میں سیدھی راہ پر انکو بھڑکانے کیلئے بیٹھونگا اور ان پر حملہ کرونگا۔ خیر سے روک کر انکو انکی نظر میں شر کو پسندیدہ بنادونگا، اور اکثر لوگوں کو شرک میں مبتلا کر دونگا۔ اللہ کی عبادت سے دور کرنے، شرک میں مبتلا کرنے، آپس میں اختلافات کے ذریعے، تعلقات کو توڑتے ہوئے، حرام میں الجھاتے ہوئے، پاکیزگی کو ختم کرتے ہوئے، وساوس میں مبتلا کرتے ہوئے، مکّاری سے، چالاکی سے کافروں کا مددگار شیطان، بے ایمانوں کا مددگار شیطان ہے۔

١٨) شیطان کی غیر معمولی قوتیں :- جلدی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ آسمان پر پہنچتا ہے۔ اللہ نے شیطان کو انسان، جانور کی مختلف صورتیں بدلنے کی قوت عطا کی ہے۔ گدھے، کتّے اور سانپ وغیرہ کی شکل بھی اختیار کر لیتا ہے۔

حدیث : الکلب الأسود شیطان ۔ کالا کتّا شیطان ہے۔

حدیث : شیطان، انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔

۱۹) خواب شیطان کی طرف سے : شیطان کو اس پر قدرت ہے کہ وہ انسان کو نیند میں خوابوں کے ذریعے تنگ اور پریشان کرے غموں میں مبتلا کر سکے۔

حدیث : خواب شیطان کی طرف سے غم میں ڈانے کے لئے ہوتا ہے۔

۲۰) شیطان میں وسوسے ڈالنے کی صلاحیت ہے : شیطان، انسان کے اندر داخل ہوتا ہے اور اسکے اثر سے انسان بے ہوش ہو جاتا ہے۔ نوٹ: شیطان ہمکو دیکھتاہے اور ہم شیطان کو دیکھ نہیں پاتے۔

۲۱) روزہ قیامت شیطان کی حقیقت اسکی زبانی : قیامت کا دن، انسان کیلیئے بڑا ہیبت ناک ہوگا، اس دن کافرلوگ اپنے اکابر کے پاس جائینگے اور کہینگے کہ ہم تو دنیا میں تمہارے تابع تھے یہاں تک کہ تم نے جو راہ دین کی بتلائی ہم اسی پر چل پڑے تھے اور آج ہم پر مصیبت ہے تو کیا تم خدا کے عذاب کا کچھ حصّہ ہم سے ہٹا سکو گے، تو ان کے اکابر کہینگے کہ ہم تمکو کیا بچاتے ہم خود ہی نہیں بچ سکتے۔ اور اب ہمارے اور تمہارے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اسطرح جب قیامت میں تمام مقدمات فیصل ہو چکے ہونگے تو اہل ایمان جنت کی طرف اور کفار دوزخ کی طرف بھیج دیے جائینگے تو اسوقت اہل دوزخ سب کے سب شیطان کے پاس جائنگے جو وہی ہوگا اور جا کر ملاقات کرینگے کہ کم بخت تو ڈوبا ہی تھا ہم کو بھی اپنے ساتھ ڈبویا۔ اس وقت شیطان جواب دیگا کہ تمہارا مجھ پر ملامت کرنا ناحق ہے۔ کیونکہ اللہ نے تم سے جو وعدے

کئے تھے کہ قیامت ہوگی اور لوگ کفر سے ہلاکت پائیگے اور ایمان سے نجات ہوگی اور میں نے بھی تم سے وعدے کئے تھے کہ قیامت نہ ہوگی اور تمہارا طریقہ کفر بھی طریقہ نجات ہے سو میں نے وہ وعدے تم سے خلاف کرتے تھے لیکن تم نے میرے وعدوں کو سچ اور اللہ کے دعووں کو غلط سمجھا، اور میرا کہنا تم لوگ مان لئے سو تم نے اپنے اختیار سے میرا کہنا مان لئے ایسی صورت میں مجھ پر ساری ملامت مت کرو کیونکہ اصل عذاب کا سبب تو تمہارے بُرے کام ہیں۔ اور میں بھی آج ویسا ہی پریشان ہوں جیسے تم ہو۔ اسطرح سے نہ اکا بر مدد کر سکینگے اور نہ شیطان۔

تفسیر تذکیر القرآن جلد اول:-آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد اللہ نے آدم کو فرشتوں اور ابلیس کے درمیان کھڑا کر لیا اور سجدہ کے امتحان کے ذریعے آدم علیہ السلام کو عملی طور پر بتایا کہ ان کیلئے دنیا میں زمین پر دو ممکن راستے ہونگے ایک فرشتوں کی طرح حکم الٰہی کے سامنے جھک جانا خواہ اُسکا مطلب اپنے سے کم تر بندے کے آگے جھکنا ہی کیوں نہ ہو۔ دوسرا راست ابلیس کی طرح اپنے کو بڑا سمجھنا اور دوسرے کے آگے جھکنے سے انکار کر دینا۔انسان کی پوری زندگی اسی امتحان کی رزم گاہ (لڑائی کی جگہ) ہے کہ آدمی کو اس کی زندگی میں ہر وقت دو راستوں میں سے کسی ایک راستے کو منتخب کرنا ہوتا ہے۔ ایک ملکوتی رویّہ دوسرا شیطانی رویّہ یعنی آدمی کے اندر حسد اور گھمنڈ کی نفسیات جاگ اٹھے۔ اور ان کے زیر اثر عمل پیرا ہو۔

۲۲) ابلیس کا دعوی :- بہ زبان اقبالؔ

ہے مری جُراَت سے مشتِ خاک میں ذوقِ نمو
میرے فتنے جامۂ عقل و خِرد کا تار و پو

خِضر بھی بے دست و پا، الیاس بھی بے دست و پا
میرے طوفاں یم بہ یم، دریا بہ دریا، جُو بہ جُو

ہے مرے دستِ تصرّف میں جہانِ رنگ و بو
کیا زمیں، کیا مہر و مہ، کیا آسمانِ تُو بتُو

کیا امامانِ سیاست، کیا کلیسا کے شیوخ
سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہُو

جانتا ہُوں میں یہ اُمّت حاملِ قُرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دِیں

ہر نفَس ڈرتا ہُوں اس اُمّت کی بیداری سے مَیں

ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات

مست رکھّو ذکر و فکرِ صُبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

نوٹ : شیطان کا ذکر قرآن میں ۸۴ مرتبہ آیا ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف و جملہ معاونین و اہل و عیال کو اجر کثیر سے نوازے اور اس کتاب کو ان کی میزان میں حسنات کا ذخیرہ بنادے اور اس کا نفع عام فرمادے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کا یقین، عقل سلیم اور فکر مستقیم عطا فرمائے۔

مؤلف

قاری محمد ارشاد علی

مولوی عالم (نظامیہ) بی۔ کام (عثمانیہ)

ڈی۔ یف۔ ی۔ ناگپور کالج

مؤلف کتاب "اصلاحی تحفہ" خادم تدریس القرآن

باہتمام

صاحبزادہ محمد طاہر علی